بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محدث گوندلوی رحمہ اللہ

اس کائناتِ بسیط میں انسانی کارواں ہزاروں سال سے محوِ خرام ہے لاکھوں اور اربوں انسانی زندگیاں پیوند خاک ہو چکی ہیں موت سے نہ پہلے کسی کو رستگاری تھی اور نہ اب ہے جو بھی ذی روح اس کرہ خاکی پر قدم رکھتا ہے اس کے لیے بس ایک خاص مدت مقرر ہے قرآن کے قاعدہ کلیہ سے کسی مفر نہیں مگر کثیر افراد ایسے ہیں جن کا اس دنیا میں آنا اور یہاں سے چلے جانا کاروان انسانی کے لیے کسی خاص دلچسپی اور اہمیت کا حامل نہیں ہوتا البتہ بعض ایسی ہستیاں ہوتی ہیں جن کے اثرات انسانی سماج پر کچھ اتنے گہرے اور وسیع ہوتے ہیں کہ صدیاں گزر جائیں لیکن ان کی یاد جب بھی آتی ہے آنکھیں پُر نم ہو جاتی ہیں مگر آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو پونچھے جا سکتے ہیں قلب مضطرب کو تسکین دی جا سکتی ہے ایک صدمہ کو دوسرا صدمہ ہلکا کر سکتا ہے لیکن جب قلب شیفتگی سے اور حالتِ انبساطی سے محرومِ ہو کر آہ و بکا منبع بن جائے اور اس میں پژمردگی کی کیفیت اور بے انقباضی کی حالت پیدا ہو جائے تو انسان کے اندر خود بخود ہچکیاں آہیں اور کبھی کبھی ہلکی چیخیں نکلنے لگتی ہیں یہی صورت حضرتِ حافظ صاحب مرحوم کے وصال کی اندوہناک

خبر سن کر عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں پیدا ہوگئی اور دل ہل کر رہ گیا اعصاب جواب دینے لگے تعزیتی الفاظ حلق میں اٹکنے لگے سوچنے سمجھنے اور کچھ کرنے کی صلاحیتیں معدوم ہونے لگیں اپنوں کی حالت غیر ہونا یقینی بات تھی کہ انہیں خصوصی تعلق تھا۔

انہوں نے قریب سے اپنے ممدوح کے شب و روز اور مشاغل زندگی کا بھی مطالعہ کیا تھا لیکن اس وقت بعض اغیار بھی رو دیئے کیونکہ حضرت حافظ صاحب دورِ حاضر کے انسائیکلو پیڈیا تھے...... وہ جن پر علماء حدیث بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں اس لیئے کہ آپ بلند پایہ محدث اور فقیہہ تھے۔

فقہی مسائل میں آپ کی نگاہ دور رس تھی اور مطالعہ وسیع تھا آپ جامع العلوم اور بحرالعلوم تھے آپکا برصغیر پاک و ہند کے قریہ بہ قریہ بستی بستی اور شہر شہر تک فیض پہونچا کتنے ہی علماء ہیں جنہیں آپ کی رہنمائی و سرپرستی نے جلا بخشی اور وہ آسمان علم پر آفتاب بن کر چمکے بقول عربی شاعر:-

ومن كثرة الاخبار من مكرماته
يمر له صنف ويأتي له صنف

عربی شاعر نے اپنے ممدوح کے بارے میں یہ شعر کہکر شاید مبالغہ سے کام لیا ہو لیکن امام العصر محدث زماں، شیخ القرآن، شیخ الحدیث حضرت حافظ صاحب مرحوم کے بارے میں آج یہ شعر قطعاً مبالغہ آرائی نہیں حافظ صاحب مرحوم قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے اتنے کمالات و فضائل علمی و عملی اوصاف حسنہ سے بہرہ ور فرمایا تھا کہ آج کوئی

بہترین انشاء پرواز اور اہل قلم ادیب ان میں سے کسی ایک پر تبصرہ کرنا چاہے تو شائید اس کا حق ادا نہ کر سکے۔

میں نے حضرت موصوف کو (جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں) ۱۹۷۰ء میں دیکھا آپ وہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ درس بخاری اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی سالانہ کانفرنسوں میں اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔

میں حافظ صاحب مرحوم کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو گویا بہار آگئی،

ع وہ سامنے کیا آئے اک طرف بہار آگئی
گویا میری آنکھوں نے فردوس نظر دیکھا

حافظ صاحب مرحوم نے وہاں تقریباً دو دن تک قیام کیا۔ اساتذہ اور طلبہ اکثر حافظ صاحب مرحوم سے سوال کرتے تھے۔ موصوف بڑے مدلل فاضلانہ اور عالمانہ دلائل و براہین سے جواب دیتے تھے کہ سائل پوری طرح مطمئن ہو جاتے۔

میں نے ابھی تعلیم کا آغاز کیا تھا میرے دل میں حافظ صاحب کی محبت بہت زیادہ ہو گئی اور ان سے اکثر میں ملاقات کرتا رہتا تھا اور ان سے بہت اشکالات کا دفعیہ کرتا رہتا۔

۱۹۷۸ء کے آخر میں حافظ صاحب مرحوم سے (ماموں کانجن) درس بخاری کے موقع پر پھر ملاقات ہوئی میرا بھی آخری سال تھا جناب موصوف درس بخاری دے رہے تھے تو میں نے بڑے بڑے شیوخ واساتذہ مدرسین کو حافظ صاحب کے علمی نقات نوٹ کرنے

دیکھا۔ موصوف کے درس بخاری میں بڑے بڑے علما و شیوخ بہت دور سے تشریف لایا کرتے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الحدیث پیر محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ متعنا اللہ بطول حیاتہٖ نے دوران سبق فرمایا تھا میں مدت دراز سے بخاری شریف پڑھا رہا ہوں اگر میرے حالات مجھے اجازت دیں تو میری تمنا ہے کہ دوبارہ حضرت حافظ صاحب مرحوم سے بخاری شریف پڑھوں۔ اب تو صحیح معنوں میں بخاری شریف کی سمجھ آنے لگی پیر صاحب جیسے مشہور و معروف شیخ الحدیث کی تمنا کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عصر حاضر میں ان کے مقام کو کوئی نہیں پہنچ سکا۔ بقول حافظ فتحی مرحوم کہ (حافظ صاحب مدینہ یونیورسٹی کے دورانِ قیام) ایک مرتبہ بعض شیوخ اور طلبہ نے حافظ صاحب سے کچھ حدیثوں کے بارے دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ حدیثیں ترمذی شریف میں موجود ہیں سب نے انکار کیا، تو حافظ صاحب مرحوم نے ایک ایک کرکے تمام حدیثیں ترمذی شریف سے دکھا دیں..... بعد میں کلاس میں صاحب تفسیر اضواء البیان نے جو وقت کے خود بڑے عالم تھے حافظ صاحب مرحوم کے متعلق فرمایا تھا...... ما رأیت أعلم علی وجہ الارض من ھذا الشیخ کہ میں نے روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا یہ تھے مسلک حدیث کے صحیح جانشین جن کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں پا سکو گے۔

ع
کچھ ایسے بھی اس بزم سے اٹھ جائیں گے
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

آج حافظ صاحب مرحوم ہم سے دور جا چکے ہیں بہت دور اتنی دور جسکا ہمیں ادراک نہیں جسکا ہمیں فہم بھی نہیں جیسے ہمیں دیکھنے کی صلاحیت اور طاقت بھی نہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ کو رب نے جو ساری کائنات کا خالق ومالک ہے آپ کو اس جگہ بلا لیا ہے جہاں بدلتے ملتے ہیں جہاں صلے ملتے ہیں جہاں اجر حاصل ہوتے ہیں، جہاں ثواب عطار کیئے جاتے ہیں۔

اس دنیا نے آپ کو طعنہ، دشنام و بہتان کے علاوہ کیا دیا چند نادان اور جاہل قسم کے لوگوں نے اپنی اقتدار کی خاطر آپ کے خلاف جھوٹے مقدمات بھی قائم کروائے۔ افسوس کہ آپ کے مقام کو نہ سمجھا مختلف اوقات میں آپ کے خلاف غلیظ الفاظ استعمال کیئے گئے مگر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی آپ نے اس کے باوجود مسلک اہلحدیث کے بے شمار وارث تیار کیئے؛ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے آپ نے اپنی تمام تر بدنی قوتیں، ذہنی صلاحیتیں، قلمی قلمی توانائیاں اور اعصابی طاقتیں بروئے کار لاکر صرف کردیں آپ بذات خود ایک انجمن ایک ادارہ ایک مکتب تھے افسوس کہ جماعت اہل حدیث اس عظیم محدث مجتہد العصر اور عظیم راہنما سے محروم ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ع ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطار فرمائے آمین ثم آمین